ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

قتیل شفائی اور ساحرؔ لدھیانوی کی شاعری میں احساس کمتری کا تقابلی جائزہ

ڈاکٹر ذکیہ بی بی

پی۔ایچ۔ڈی سکالر قرطبہ یونیورسٹی آف سائنسز اینڈ ٹیکنالوجی

محمد یاسین

ماہر مضمون: محکمہ ابتدائی وثانوی تعلیم خیبر پختونخوا

صبا علی

اردو لیکچرار "کلام بی بی انٹرنیشنل ویمن انسٹیٹیوٹ بنوں"

Abstract

This study undertakes a comparative analysis of the poetry of Qateel Shifai and Sahir Ludhianvi, with a particular focus on the theme of inferiority complex. Both poets, celebrated for their contributions to Urdu literature, have explored the nuances of human emotions and experiences, including feelings of inadequacy. Through a close reading of their works, this analysis aims to identify the similarities and differences in how they have expressed and explored this complex emotion. The study will examine the various literary devices, imagery, and symbolism employed by both poets to convey their sense of inferiority. Furthermore, it will consider the socio-cultural and historical contexts in which they lived and wrote, and how these factors might have shaped their perspectives and influenced their poetic expressions of inferiority.

Keywords:* Qateel Shifai, Sahir Ludhianvi, Urdu poetry, comparative analysis, inferiority complex, thematic analysis, stylistic analysis, socio-cultural context

قتیلؔ شفائی اور ساحرؔ لدھیانوی نہ صرف ایک تحریک سے تعلق رکھتے تھے بلکہ دونوں نے فلمی دنیا میں گیت نگار کی حیثیت سے جیتے جی خوب نام کمایا۔ اپنے عہد کے بہترین شاعر کہلائے اس کے علاوہ ایک کا تعلق پاکستان سے دوسرے کا بھارت سے ہونے کے باوجود ان دونوں میں گہری دوستی بھی رہی۔

دونوں کی زندگی میں کئی ایک حسین وجمیل عورتیں آئیں محبوباؤں کی صورت میں کہیں پہ یہ تعلقات چھپے انداز میں تو کہیں عیاں، دونوں نے اپنے عہد میں بارہا ان محبوباؤں کو شاعری کا حسین تحفہ دیا ہے جو آج ادب کی دنیا میں ان کی شہرت کا باعث بنا دونوں شعرا نے کڑے حالات میں زندگی بسر کی ایک نے کم عمری میں ہی یتیمی کی چادر اوڑھ لی تو دوسرے نے بھی باپ کے بغیر ہی زندگی گزاری ہے تعلیم کے میدان میں دونوں شعرا کچھ خاص مقام پیدا نہ کر سکے جن کا رنج عمر بھر دونوں کو رہا۔

ایک نے مختلف کاروبار کے ناپختہ تجربے کر کے اپنے باپ کی جمع پونجی خراب کی تو دوسرے نے نوکری کی تلاش میں در در کی ٹوکریں کھائیں فرق یہ تھا کہ ایک کو کم عمری میں شادی کے بندھن سے باندھا گیا جب کہ دوسرا تا عمر اس حسین بندھن سے آزاد تھا ایک مشہور گیت نگار کے مقام تک پہنچنے کے لیے دونوں نے انتھک محنت کی تھی۔

زندگی کی ان مختلف حالات کا اگر جائزہ لیا جائے تو دونوں کے حالات ایک دوسرے سے کچھ زیادہ مختلف نہیں تھے اور اگر دونوں کے ان حالات کو بنیاد بنا کر ان کی شاعری کو نفسیاتی پیمانوں پر پرکھا جائے تب ان کی شاعری میں بھی کہیں نہ کہیں مماثلتیں ضرور پائی جائیں گی۔

یوں تو علم نفسیات ایک وسیع میدان ہے لیکن ہم یہاں چند ایک جہتوں کو لیکر بحث کریں گے۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

احساس کمتری:

ایڈلر کے مطابق احساس کمتری انسان میں عضوی کم یا خامیوں کے بموجب پیدا ہوتی ہے آج کل دیکھا جائے تو ایڈلر کے اس نظریے کو ایک عوامی نظریے کی حیثیت حاصل ہے لیکن احساس کمتری کو لے کر مختلف اراء و نظریات سامنے آئے جن کے بعد نہ صرف اس جہت کو مقبولیت ملی بلکہ اس میں تھوڑی سی ترمیم بھی کی گئی کہ یہ صرف عضوی کمی یا خامی کے باعث نہیں بلکہ زندگی میں رونما ہونے والے حالات وواقعات بھی اس احساس کو انسان میں پروان چڑھاتے ہیں اور یہ درست بھی ہے کیونکہ اگر ہم ادیبوں اور باکمال لوگوں کی زندگی میں اس کا مطالعہ کریں تو ایڈلر کے بیان کی نفی ہوتی ہے اس لیے ترمیمی انداز اس جہت کا کسی حد تک قابل قبول ہے۔

بقول ڈاکٹر سلیم اختر:

"ہم اتنے احمق نہیں کہ یہ باور کر بیٹھیں کہ ایک جنئیس کی تشکیل میں صرف عضوی خامیوں کی وجہ کافی ہوتی ہے۔ ہماری دانست میں جنئیس وہ شخص ہے جو بے حد مفید اور کارآمد ثابت ہو رہا ہو۔ جہاں تک اس کے مخصوص ذریعہ اظہار کے انتخاب کا تعلق ہے تو اعلیٰ تر صلاحیتیں بھی جسم سے مشروط ہوتی ہیں چنانچہ یہ نمایاں ترین خامیاں ہی تو ہیں جن سے وہ ارتکاز کے مخصوص انداز وضع کرنا سیکھتا ہے۔"(۱)

نفسیات کی مختلف جہتوں میں جو نمایاں جہت ہے دونوں کے یہاں وہ ہے احساس کمتری اور یہ احساس بعض جگہوں میں ساحرؔ کے یہاں مایوسی وناامیدی کی آخری حدوں کو چھوتا ہوا نظر آتا ہے۔

؎
میرے محبوب، یہ ہنگامہ تجدید وفا
میری افسردہ جوانی کے لیے راس نہیں
میں نے جو پھول چنے تھے ترے قدموں کے لیے
ان کا دھندلا سا تصور بھی مرے پاس نہیں
ایک یخ بستہ اداسی ہے دل و جاں پہ محیط
اب مری روح میں باقی ہے نہ امید نہ جوش
رہ گیا دب کے گراں بار سلاسل کے تلے
میری درماندہ جوانی کی امنگوں کا خروش
(۲)

اسی انداز میں ساحرؔ کی ایک اور نظم ملاحظہ ہو جس میں نہ صرف احساس کمتری کے عناصر عروج پہ ملتے ہیں بلکہ مایوسی کی آخری حد جہاں ختم ہوتی ہے اور جہاں انسان بیزاری وچڑچڑاپن کا شکار نظر آتا ہے ایسے ہی کچھ اثرات ان کے یہاں ہمیں نظر آتے ہیں۔

؎
تنگ آ چکے ہیں کشمکش زندگی سے ہم
ٹھکرا نہ دیں جہاں کو کہیں بے دلی سے ہم
مایوسی مآل محبت نہ پوچھیے
اپنوں سے پیش آئے ہیں بیگانگی سے ہم

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

لو آج ہم نے توڑ دیا رشتہ امید
لو اب کبھی گلہ نہ کریں گے کسی سے ہم (۳)

اب یہی کیفیت قتیلؔ کے یہاں ملاحظہ ہو:

بظاہر بزم آرائی بہت ہے
بھرے شہروں میں تنہائی بہت ہے
نہایت خوب صورت ہے یہ دنیا
مگر ہنگامہ آرائی بہت ہے
پرانے جونپڑوں کا ہے یہ عالم
کہ پانی کم ہے اور کائی بہت ہے
وہاں لایا گیا اہل نظر کو
جہاں نقصان بینائی بہت ہے(۴)

ساحرؔ کی نسبت قتیلؔ کے یہاں احساس کمتری نے جب بھی مایوسی یا احساس زیاں کا لبادہ اوڑھا ہے تب ہمیں قتیلؔ کے یہاں وہ شدت نظر نہیں آئی جو ساحرؔ لدھیانوی کے یہاں پائی جاتی ہے۔

قتیلؔ کی شاعری سے ایک مثال دیکھیے:

ہر شے سے بیگانہ اچھا
لوگو! میں دیوانہ اچھا
ہم سب پر جو بیت چکی ہے
اس کا بھول ہی جانا اچھا
نفرتوں کے اس شور میں بھائی
شہروں سے ویرانہ اچھا
جس ماحول میں ہم زندہ ہیں
اس سے تو مر جانا اچھا(۵)

اسی بحث کو مزید آگے بڑھاتے ہوئے ساحرؔ و قتیلؔ کی وہ شاعری اگر دیکھی جائے جس میں احساس زیاں اور خاص طور سے ذات سے مراد کے عناصر ملتے ہیں۔ تو وہاں پر بھی ہمیں قتیلؔ کے بجائے ساحرؔ کے یہاں شدت کا احساس ہوتا ہے۔ دونوں کی شاعری سے ایک ایک مثال دیکھیے:

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

؎ زمانے بھر کے دکھوں کو لگا چکا ہوں گلے
گزر رہا ہوں کچھ انجانی رہ گزاروں سے
مہیب سائے مری سمت بڑھتے جاتے ہیں
حیات وموت کے پر ہول خار زاروں سے
نہ کوئی جادہ منزل نہ روشنی کا سراغ
بھٹک رہی ہے خلاؤں میں زندگی میری
انہی خلاؤں میں رہ جاؤں گا کبھی کھو کر
میں جانتا ہوں مری ہم نفس مگر یو ہی
کبھی کبھی مرے دل میں خیال آتا ہے(۶)

ساحرؔ کی شاعری میں سے ایک اور عمدہ مثال پیش کرتی ہوں جن میں ساحرؔ مایوسی کی اس حد کو پہنچتے ہیں جہاں اپنی ذات سے فرار کے علاوہ کچھ نظر نہیں آتا۔

؎ آج اس درجہ پلا دو کہ نہ کچھ یاد رہے
خودی اتنی بڑھا دو کہ نہ کچھ یاد رہے
دوستی کیا ہے، وفا کیا ہے، محبت کیا ہے
دل کا کیا مول ہے، احساس کی قیمت کیا ہے
ہم نے سب جان لیا ہے کہ حقیقت کیا ہے
آج بس اتنی دعا دو کہ نہ کچھ یاد رہے
مفلسی دیکھی، امیری کی ادا دیکھ چکے
غم کا ماحول، مسرت کی فضا دیکھ چکے
کسے پھرتی ہے، زمانے کی ہوا دیکھ چکے
شمع یادوں کی بجھا دو کہ نہ کچھ یاد رہے
آج اس درجہ پلا دو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
عشق بے چین خیالوں کے سوا کچھ بھی نہیں
حسن بے روح اجالوں کے سوال کچھ بھی نہیں
زندگی چند سوالوں کے سوا کچھ بھی نہیں
ہر سوال ایسے مٹا دو کہ نہ کچھ یاد رہے
آج اس درجہ پلا دو۔۔۔۔۔۔۔۔۔(۷)

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

اب قتیل کے یہاں ایک ایسی مثال ملاحظہ کیجئے۔ جس میں اپنی ذات سے فرار اور عدم اعتماد کے عناصر پائے جاتے ہوں۔

سجا کے اپنی ہی آنکھیں ہزار چہروں پر
کیا ہے میں نے سدا اعتبار چہروں پر
تجھے بھی ڈر ہے کسی کا تو دور سے پڑھ لے
لکھی ہوئی ہے دلوں کی پکار چہروں پر
لگی ہے آگ یہ کیسی وفا کے جنگل میں
جلا کے رکھ دیے کس نے چنار چہروں پر
وفا کی کھوج میں نکلوں تو پاؤں جلتے ہیں
ابھی تو صرف جما ہے غبار چہروں پر
مری نظر تو ہے پھر بھی مری نظر یارو
اب آئینوں کو نہیں اعتبار چہروں پر(۸)

احساس کمتری میں مبتلا شخصیت جب کسی ہنر کو سیکھتا ہے تو اس کے تخلیق کئے گئے فن پاروں میں بھی ہم وہ کیفیت محسوس کر سکتے ہیں۔ اسی حوالے سے فرائیڈ کا بیان ملاحظہ ہو:

"احساس کمتری ایک ایسی انگیخت پیدا کرتی ہے، جو تلافی (compensation) کی طرف لے جاتی ہے۔ اپنی کسمپرسی کے احساس کے باعث بچہ بعد میں ہنر سیکھتا ہے اور صلاحیتوں کو اُجاگر کرتا ہے۔ جب عضوی کمتری کا احساس ہو تو انسان اپنے آپ کو جسمانی یا ذہنی سطح پر توانا بناتا ہے۔ بعض اوقات کمتری کا احساس خبط کمتری (Inferiority complex) میں بدل جاتا ہے اور فرد پر غلبہ پالیتا ہے۔ پھر فرد ضرورت سے زیادہ تلافی حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے یہ ایک غیر صحت مندانہ رویہ ہے اس میں انتہائی خود پسندانہ قوت کے حصول کی کوشش کی جاتی ہے اور دوسروں کے حقوق کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔"(۹)

اسی طرح رینک کا بھی یہی ماننا ہے کہ ہم کسی شخصیت کی انفرادیت کا مطالعہ تب کر سکتے ہیں جب ان کی ایک الگ پہچان ہو خاص طور سے اگر وہ ایک فن کار ہو کیونکہ ہم ان کے فن کے ذریعے ہی اس کو صحیح پہچان سکتے ہیں۔

بقول شہزاد احمد:

"دنیا میں انفرادی شخصیت کس طرح تخلیق کی جائے؟ اس سلسلے میں جو کوئی بھی مثبت طریقے سے اپنے ارادے کو مشغول رکھتا ہے، وہ بلآخر ایک کامیاب فنکار / آرٹسٹ بن جائے گا خواہ وہ تصویریں نہ بھی بنائے اور موسیقی نہ بھی مرتب کرے لیکن اگر وہ اپنی صلاحیتوں کو، روح کو اور اپنی جدوجہد کو اس مقصد کے لیے استعمال میں لاتا رہے زندگی قرض ہے اور موت اس قرض کی ادائیگی ہے جو تخلیقی / بیج رکھتا ہے وہ یا تو اسے کسی کام پر لگا دے گا یا خرچ کر دے گا۔"(۱۰)

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

احساس کمتری کی جہت کو لے کر ساحرؔ کے یہاں جتنے بھی عناصر و کیفیات ہمیں ملتے ہیں۔ مثال کے طور پر احساس محرومی، مایوسی، عدم اعتماد، فرار ذات اور ناامیدی ان سب کی شدت قتیلؔ کے یہاں اتنی شدید تر نہیں جتنی ساحرؔ کے یہاں ہے اور اس کی اگر سب سے بڑی وجہ سامنے آتی ہے تو ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ساحرؔ کا شمار ان بد نصیبوں میں ہوتا ہے جنھوں نے نہ شادی کا سکھ دیکھا ہو اور نہ اولاد کی خوشی دیکھی ہو۔

یہ چند ایسی وجوہات ہیں جس کی وجہ سے ساحرؔ کی شاعری میں احساس کمتری کے عناصر میں شدت کا احساس زوروں پر ہے کیونکہ ساحرؔ کی شاعری میں ہمیں وہ ایک سرگردان سایے کی مانند نظر آتے ہیں بالکل مدتوں پیاسے صحرا کی مانند۔

حوالہ جات

1. سلیم اختر، ڈاکٹر، نفسیاتی تنقید، لاہور، سنگ میل پبلی کیشنز، 2015، ص195
2. حفیظ گوہر (مرتب)، کلیات ساحرؔ، لاہور، گوہر پبلی کیشنز اردو بازار، 2008، ص41
3. ایضاً، ص43
4. قتیلؔ شفائی، رنگ، خوشبو، روشنی (کلیات غزلیں) لاہور، سنگِ میل پبلی کیشنز، 2017، ص227
5. ایضاً، ص237
6. حفیظ گوہر (مرتب)، کلیات ساحرؔ، ص43
7. ایضاً، ص493
8. قتیلؔ شفائی، رنگ، خوشبو، روشنی (کلیات غزلیں)، ص376
9. شہزاد احمد، فرائڈ کی نفسیات، دو دور، لاہور، سنگ میل پبلی کیشنز، 2005، ص213
10. شہزاد احمد، آٹو رینک (نفسیات اور ماورائے نفسیات)، لاہور، سنگ میل پبلی کیشنز، 2007، ص106